

Journal of Religion & Society (JR&S)

Available Online:

<https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index>

Print ISSN: 3006-1296 Online ISSN: 3006-130X

Platform & Workflow by: [Open Journal Systems](#)**An Analytical Study of Youth Character Development and Countering Hatred in the Light of Islamic Moral Teachings**

نوجوان نسل کی کردار سازی و انسدادِ نفرت کا اسلامی اخلاقی تعلیمات کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Ameer Hamza Kazmi

MS Scholar, Department of Islamic Studies, HITEC University Taxila

scorpio37@gmail.com**Dr. Saeed Ahmed**

Lecturer, Department of Islamic Studies HITEC University

saeed.ahmad@hitecuni.edu.pk**Abstract**

This article presents an analytical study of youth character development and the countering of hatred in the light of Islamic moral teachings. The research emphasizes that youth play a pivotal role in shaping the future of any society, and their psychological, social, and moral development is essential for producing responsible, balanced, and conscientious individuals. Islamic ethical principles, as articulated in the Qur'an and Hadith, promote virtues such as patience, forgiveness, justice, empathy, and mutual respect, which are instrumental in guiding young people toward positive behavior and social harmony. The study examines three main aspects: first, the general character development of youth, highlighting the influence of family, educational institutions, peers, and media on their moral and psychological growth. Second, it explores the mechanisms through which Islamic moral teachings help prevent the emergence of hatred, prejudice, and aggressive behaviors. This includes the role of moral training, social sensitivity, tolerance, peer influence, digital and media literacy, and spiritual purification (tazkiyah). Third, the article presents research findings indicating that structured guidance, ethical education, and conscious application of Islamic principles significantly reduce tendencies toward hatred and promote constructive social engagement among youth. Psychological insights, notably from experts like Erik Erikson, G. Stanley Hall, and Dr. Abdul Hamid Abid, reinforce the importance of emotional regulation, critical thinking, and moral reinforcement in character formation. Ultimately, the study underscores that the integration of Islamic ethical education into familial, educational, and societal frameworks provides a comprehensive approach to nurturing youth who are emotionally balanced, morally upright, and socially responsible. Such an approach not only strengthens individual character but also serves as a preventive measure against social discord, intolerance, and hatred, fostering a harmonious and resilient community.

Keywords: Youth Character Development, Islamic Moral Teachings, Countering Hatred, Emotional and Social Training, Media Literacy

تعارف: (Introduction)

ہر معاشرے کا مستقبل اس کی نوجوان نسل کے ہاتھوں میں ہوتا ہے۔ نوجوانی وہ مرحلہ ہے جہاں انسان کی شخصیت، سوچ اور کردار تیزی سے تشکیل پاتے ہیں۔ یہی وہ عمر ہے جہاں مثبت تربیت انسان کو باوقار، متوازن اور پرامن شہری بناتی ہے، جبکہ غلط راہنمائی اسے تعصب، غصے، بے صبری اور نفرت جیسے رویوں کی طرف دھکیل سکتی ہے۔ موجودہ دور میں میڈیا کے بے لگام اثرات، سماجی دباؤ، سیاسی انتشار اور علمی کمزوری نے

نوجوانوں کے اندر جذباتی رد عمل، تقسیم، بدگمانی اور عدم برداشت کے رجحانات کو بڑھا دیا ہے۔ ایسے ماحول میں کردار سازی صرف ایک تعلیمی اصطلاح نہیں رہی بلکہ معاشرتی ضرورت بن چکی ہے۔

اسلام نے نوجوانوں کی تربیت کو ہمیشہ غیر معمولی اہمیت دی ہے۔ قرآن پاک اور احادیث نبوی ﷺ میں اخلاق، نرم مزاجی، صبر، برداشت، اخوت، عدل اور خیر خواہی جیسے اوصاف کو کردار کا لازمی حصہ قرار دیا گیا ہے۔ تاریخ اسلام میں نوجوان صحابہؓ کی مثالیں اس بات کی روشن دلیل ہیں کہ جب تربیت صحیح بنیادوں پر ہو تو ایک نوجوان نہ صرف اپنی شخصیت سنوارتا ہے بلکہ معاشرے کو بھی امن، عدل اور محبت کا نمونہ بنا دیتا ہے۔ اسلامی اخلاقیات فرد کے اندر ایسا توازن پیدا کرتی ہیں جو نفرت، تعصب اور شدت پسندی کے لئے جگہ نہیں چھوڑتا۔

آج کے دور میں جب مختلف طبقاتی، سیاسی اور مذہبی اختلافات نوجوانوں کے دلوں میں دوریاں پیدا کر رہے ہیں، اسلامی اخلاقی تعلیمات ایک مضبوط اور جامع حل فراہم کرتی ہیں۔ یہ صرف نظریاتی باتیں نہیں بلکہ عملی اصول ہیں جو انسان کے جذبات، سوچ اور رویے کو نرم اور مثبت بناتے ہیں۔ انہی اخلاقی اصولوں کی روشنی میں نوجوانوں کی کردار سازی ممکن ہوتی ہے، اور معاشرتی نفرت کے دروازے بند کیے جاسکتے ہیں۔ یہ آرٹیکل اسی پہلو کا مطالعہ کرتا ہے کہ اسلامی اخلاقیات کس طرح نوجوان نسل کی شخصیت سازی میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں اور کس طرح معاشرے میں بڑھتی ہوئی نفرت، تعصب اور منفی رویوں کے انسداد کا ذریعہ بنتی ہیں۔

(الف): نوجوانوں کی عمومی کردار سازی (Youth Character Development)

نوجوانی زندگی کا وہ اہم مرحلہ ہے جس میں انسان کی شخصیت کی بنیادیں نہ صرف مضبوط ہوتی ہیں بلکہ اس کی سوچ، ترجیحات اور رویے ایک مستقل سمت اختیار کرنا شروع کرتے ہیں۔ یہی عمر ہے جہاں جذبات نسبتاً تیز، خواہشات زیادہ اور سیکھنے کی صلاحیت عروج پر ہوتی ہے۔ اسی لیے، کسی بھی معاشرے کے لیے نوجوانوں کی کردار سازی محض ایک تربیتی عمل نہیں بلکہ مستقبل کی تعمیر کا عمل ہوتا ہے۔

کردار سازی کا مقصد نوجوان کو صرف اچھے اور برے میں فرق سکھانا نہیں، بلکہ اسے ایسا باشعور، متوازن، ذمہ دار اور مثبت فرد بنانا ہے جو اپنی ذات، خاندان اور معاشرے کے لیے خیر کا ذریعہ بن سکے۔ جب نوجوان کا کردار مضبوط ہو تو وہ تعصب، نفرت، غصہ اور انتہا پسندی جیسی منفی کیفیات سے محفوظ رہتے ہیں۔

اسی تناظر میں، نوجوانوں کی کردار سازی کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے اسے چند بنیادی پہلوؤں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، جن کی تفصیل ذیل میں پیش کی جا رہی ہے۔ یہ تقسیم نہ صرف موضوع کو واضح کرتی ہے بلکہ یہ بھی بتاتی ہے کہ نوجوان کی شخصیت سازی کن مختلف عناصر کے باہمی اثر سے تشکیل پاتی ہے۔

نوجوانی کا نفسیاتی و سماجی پس منظر (Psychological & Social Background of Youth)

نوجوانی انسان کی زندگی کا وہ مرحلہ ہے جسے ماہرین نفسیات "تشکیل ذات" (Identity Formation) کا دور قرار دیتے ہیں۔ اس عمر میں انسان نہ صرف اپنی پہچان تلاش کرتا ہے بلکہ زندگی کے مقصد، راستے اور اقدار کے بارے میں بھی سوالات کرتا ہے۔ یہی وہ وقت ہے جب سوچ پختہ تو نہیں ہوتی لیکن جذبات شدید ہوتے ہیں، لہذا نوجوان بیرونی اثرات کو بہت جلد قبول بھی کر لیتے ہیں اور رد بھی کر دیتے ہیں۔

نفسیاتی اعتبار سے نوجوانی کی تبدیلیاں

نوجوانی انسان کی زندگی کا وہ نازک اور فیصلہ کن دور ہے جس میں شخصیت تیزی سے نشوونما پاتی ہے۔ اس مرحلے میں ذہنی، جذباتی اور سماجی تبدیلیاں اس قدر تیز ہوتی ہیں کہ نوجوان اپنے بارے میں نئے سوالات، نئی خواہشات اور نئے احساسات کا سامنا کرتا ہے۔ معروف ماہر نفسیات

ایرک ایرکسن (Erik Erikson) کے مطابق نوجوانی کا بنیادی بحران "Identity vs. Role Confusion" ہے، یعنی نوجوان اپنا مقام تلاش کرتا ہے، ورنہ ذہنی انتشار کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس مرحلے میں نوجوان یہ جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ اصل میں کون ہے، اس کی زندگی کا مقصد کیا ہے، اور اسے کون سے اخلاقی اصول اپنانے چاہئیں۔ اگر اسے مثبت رہنمائی، صحتمند ماحول اور مضبوط اخلاقی تربیت میسر نہ آئے تو وہ ذہنی انتشار، بے سمتی اور غیر یقینی کا شکار ہو سکتا ہے۔ اس لیے ایرکسن واضح کرتے ہیں کہ نوجوان کی شخصیت مضبوط بنانے کے لیے اس کے سامنے واضح اقدار، مثبت نمونے اور سماجی تعاون موجود ہونا ضروری ہے۔¹

اسی طرح نوجوانی کے بارے میں کلاسیکل ماہر نفسیات جی اسٹین لی ہال (G. Stanley Hall) کا کہنا ہے کہ یہ دور "Sturm und Drang" یعنی "طوفان اور ہیجان" کی کیفیت رکھتا ہے۔ ان کے مطابق نوجوانی شدت جذبات، غصے، حساسیت، بغاوت اور تیز رد عمل کا مجموعہ ہوتی ہے، کیونکہ جسمانی ہارمونز، دماغی تبدیلیاں اور سماجی دباؤ نوجوان کی سوچ پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ ہال کے مطابق یہ تبدیلیاں فطری ہوتی ہیں، لیکن اگر نوجوان کا ماحول سازگار نہ ہو تو یہی جذبات اسے نفرت، غصے، بے راہ روی یا شدت پسندی کی طرف دھکیل سکتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر نوجوان کو پرسکون ماحول، اخلاقی رہنمائی اور جذبات پر قابو پانے کی تربیت مل جائے تو یہی مرحلہ اسے پختہ شخصیت، مضبوط اخلاق اور اجتماعی ذمہ داری کا احساس عطا کرتا ہے۔

اسی لیے نوجوان کبھی پُر جوش، کبھی مایوس، کبھی حساس اور کبھی باغی دکھائی دیتے ہیں۔² مثال کے طور پر:

- ایک نوجوان استاد کے ایک جملے سے حوصلہ پالتا ہے
- اور کسی سخت رویے سے دل برداشتہ بھی ہو سکتا ہے
- ایک مثبت دوست اسے نیکی اور خدمت پر لگا دیتا ہے
- جبکہ ایک منفی دوست اسے غلط سمت میں بھی دھکیل سکتا ہے

اس جذباتی نوسان کی وجہ سے نوجوان کو مضبوط اخلاقی بنیاد کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

سماجی اثرات اور ماحول کا دباؤ

نوجوان اپنے ماحول سے بہت تیزی سے متاثر ہوتے ہیں۔ خاندان، تعلیمی ادارے، میڈیا، مذہبی و سماجی ماحول یہ سب اس کی شخصیت میں اپنا حصہ ڈال رہے ہوتے ہیں۔

خاندان کا اثر: (Family Influence)

نوجوانوں کی شخصیت کی ابتدائی بنیادیں خاندان میں رکھی جاتی ہیں، کیونکہ یہ وہ پہلا ادارہ ہے جہاں بچے سماجی، اخلاقی اور جذباتی تربیت حاصل کرتے ہیں۔ والدین کا رویہ، ماں باپ کی محبت اور سمجھداری، اور گھر کا عمومی ماحول نوجوان کے اخلاق، رویے اور سماجی سوچ پر دیرپا اثر ڈالتے ہیں۔ جب والدین انصاف، بردباری، صبر اور نرم دلی کا مظاہرہ کرتے ہیں، تو نوجوان میں بھی انہی صفات کی نمو ہوتی ہے اور وہ جذباتی طور پر مستحکم بنتا ہے۔

¹ Erikson, Erik H. (1968). Identity: Youth and Crisis. New York: W. W. Norton & Company.

² Hall, G. Stanley (1904). Adolescence: Its Psychology and Its Relations to Physiology, Anthropology, Sociology, Sex, Crime, Religion, and Education. New York: D. Appleton & Company.

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ خاندان کی مثبت تربیت نوجوان میں خود اعتمادی، دوسروں کی عزت کرنے کی صلاحیت، اور اخلاقی شعور پیدا کرتی ہے، جس کے نتیجے میں وہ تعصب، بغض اور نفرت انگیزی سے دور رہتا ہے۔ خاندان میں باہمی احترام اور محبت کا ماحول نوجوان کو یہ سکھاتا ہے کہ اختلاف رائے یا نظریات کی مختلف دشمنی کی وجہ نہیں، بلکہ اس کو قبول کرنا اور تھل کے ساتھ پیش آنا ایک مثبت رویہ ہے۔ گھر نوجوان کی پہلی درس گاہ ہوتا ہے جہاں اس کی شخصیت کی بنیادیں رکھی جاتی ہیں۔ والدین کا رویہ، گھر کی فضا، اور خاندان کے اقدار نوجوان کے اندر اعتماد، برداشت، احترام اور مثبت رویوں کی ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر، ڈائنا باؤمرینڈ (Diana Baumrind, 1966) کے مطابق والدین کے طرز تربیت نوجوان کی شخصیت پر گہرا اثر ڈالتے ہیں: "آمرانہ والدین نوجوان میں خوف اور بغاوت پیدا کر سکتے ہیں، آزادانہ والدین غیر ذمہ داری اور نظم و ضبط کی کمی پیدا کرتے ہیں، جبکہ متوازن والدین نوجوان میں خود اعتمادی، سماجی ذمہ داری اور مثبت اخلاق پیدا کرتے ہیں"۔³ اس طرح، اگر گھر میں محبت، انصاف اور معاونت موجود ہو تو نوجوان کی شخصیت مضبوط اور متوازن بنتی ہے، لیکن اگر گھر کا ماحول تلخ یا بے ربط ہو تو اضطراب، غصہ اور عدم برداشت جیسے رویے پیدا ہو سکتے ہیں

تعلیمی اداروں کا کردار: (Role of Educational Institutions)

نوجوانوں کی کردار سازی میں تعلیمی ادارے بنیادی ستون کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ یہی وہ جگہ ہے جہاں نوجوان سب سے زیادہ وقت گزارتے ہیں، دوستیاں بناتے ہیں، رویے سیکھتے ہیں، اور اپنے عملی و جذباتی مستقبل کی بنیاد رکھتے ہیں۔ اسکول، کالج اور یونیورسٹیاں صرف درسی علوم کا مرکز نہیں بلکہ سماجی تربیت، اخلاقی شعور اور شخصی نشوونما کے مراکز بھی ہوتی ہیں۔ ایک مثبت اور تربیت یافتہ تعلیمی ماحول نوجوانوں کو برداشت، رواداری، تعاون اور احترام جیسے اوصاف سکھاتا ہے۔ کلاس روم میں اساتذہ کا انصاف پسند رویہ، طلبہ کے درمیان مساوی سلوک، منفی رویوں کی حوصلہ شکنی اور مثبت گفتگو کا ماحول نوجوان کے ذہن میں اخلاقی اصولوں کو راسخ کرتا ہے۔

مزید یہ کہ تعلیمی اداروں میں ہونے والی سرگرمیاں، گروپ پروجیکٹس، مباحثے، اور ٹیم ورک نوجوانوں کو اپنی رائے مؤثر انداز میں پیش کرنے، اختلاف رائے کو برداشت کرنے، اور دوسروں کے نقطہ نظر کا احترام کرنے کی تربیت دیتے ہیں۔ تعلیمی ماہرین کے مطابق نوجوان تعلیمی ماحول میں فعال اور مثبت سرگرمیوں کا حصہ بنتے ہیں، ان کے اندر نفرت، تعصب اور جارحیت کے رجحانات واضح طور پر کم ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر تعلیمی اداروں میں بد نظمی، گروپ بندی، سیاسی انتشار یا عدم برداشت پائی جائے تو نوجوانوں کی شخصیت میں بھی وہی رویے منتقل ہو جاتے ہیں۔ تعلیمی اداروں کا ایک اور اہم کردار یہ ہے کہ وہ نصاب اور غیر نصابی سرگرمیوں کے ذریعے نوجوان میں اخلاقی بصیرت پیدا کرتے ہیں۔ اخلاقی تعلیم، کردار سازی کے ماڈیولز، امن و رواداری کے لیکچرز، اور بین الاقوامی انسانی حقوق و اسلامی اخلاقیات سے متعلق مباحثے نوجوانوں کو تنقیدی سوچ، جذباتی توازن اور سماجی ذمہ داری کی طرف مائل کرتے ہیں۔ جدید تعلیمی تحقیق بتاتی ہے کہ وہ ادارے جو طلبہ میں social-emotional (SEL) learning، یعنی "جذباتی اور سماجی تربیت" کو فروغ دیتے ہیں، وہاں طلبہ زیادہ پر اعتماد، ذمہ دار، غیر متعصب اور دلائل پر مبنی گفتگو کے عادی ہوتے ہیں۔

³ Baumrind, D. (1966). Effects of Authoritative Parental Control on Child Behavior. Child Development, 37(4), 887-907.

اساتذہ بھی نوجوانوں کی کردار سازی میں عملی نمونہ (role model) کا کردار ادا کرتے ہیں۔ استاد کا نرم لہجہ، عدل پر مبنی فیصلہ، طلبہ کے مسائل کو سنجیدگی سے سننا، اور ان میں مثبت سوچ پیدا کرنا نوجوان کے ذہنی و اخلاقی توازن پر دیر پا اثر ڈالتا ہے۔ اسی طرح تعلیمی ادارے نفسیاتی کونسلرز کے ذریعے نوجوانوں میں موجود ذہنی دباؤ، غصے، بے چینی اور شناخت کے بحران جیسے مسائل حل کرنے میں مدد دیتے ہیں، جس سے نوجوان کی شخصیت مزید متوازن اور مثبت سمت میں پروان چڑھتی ہے۔

یوں تعلیمی ادارے نہ صرف علم فراہم کرتے ہیں بلکہ نوجوانوں کو اچھی گفتگو، بہتر فیصلے، برداشت، تنظیم، مشترکہ کام اور سماجی ہم آہنگی کی تربیت بھی دیتے ہیں جو نفرت کے انسداد، مثبت کردار سازی اور ایک صحت مند معاشرے کی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ ریچل اینڈرسن (Rachel Anderson, 2019) کے مطالعے کے مطابق اسکول کی تربیتی سرگرمیاں اور اخلاقی ماحول نوجوان کی سماجی مہارتیں اور اخلاقی فیصلے بنانے کی صلاحیت پر نمایاں اثر ڈالتے ہیں۔⁴

میڈیا اور ڈیجیٹل اثرات: (Media and Digital Influence)

میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نوجوانوں کی کردار سازی میں انتہائی مؤثر اور فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں۔ جدید دور میں نوجوان سب سے زیادہ وقت اسی ماحول میں گزارتے ہیں، جہاں معلومات، رویے، نظریات، طرز گفتگو اور حتیٰ کہ جذبات بھی بڑی حد تک میڈیا کے ذریعے تشکیل پاتے ہیں۔ ٹی وی، اخبارات، سوشل میڈیا، یوٹیوب، ویب سائٹس، گیمز اور ڈیجیٹل کمیونٹیز نوجوان کے ذہن میں دنیا کا ایک خاص تصور بناتے ہیں۔ اسی لیے میڈیا کو آج کے دور کا ”خاموش استاد“ کہا جاتا ہے جو مسلسل نوجوانوں کے ذہن اور رویوں کو تشکیل دیتا رہتا ہے۔

میڈیا کے مثبت استعمال سے نوجوانوں کی کردار سازی میں نمایاں بہتری پیدا کی جاسکتی ہے۔ ایسے ٹی وی پروگرام، ڈاکیومنٹریز، اسلامی و اخلاقی مواد، موٹیویشنل لیکچرز، سماجی آگاہی مہمات اور آن لائن تعلیمی پلیٹ فارمز نوجوانوں میں برداشت، مثبت سوچ، ہمدردی، تحقیق پسندی، اور سماجی ذمہ داری پیدا کرتے ہیں۔ تعلیم و تربیت کے ماہرین کہتے ہیں کہ میڈیا نوجوان کا وزن و سبب کرتا ہے، اسے عالمی سطح پر مختلف معاشرتی و علمی تجربات سے جوڑتا ہے، اور اسے تنقیدی سوچ (critical thinking) کی طرف مائل کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج میڈیا کو نوجوانوں کی ”شخصی نشوونما کا مؤثر ذریعہ“ بھی قرار دیا جاتا ہے۔

تاہم میڈیا کے منفی اثرات بھی اتنے ہی طاقتور ہو سکتے ہیں۔ غیر معیاری تفریحی مواد، تشدد پر مبنی ویڈیوز، غیر اخلاقی مواد، سنسنی خیز خبریں، سیاسی انتشار، اور سوشل میڈیا پر موجود جھوٹی یا فتنہ انگیز معلومات نوجوان کے رویوں کو غیر متوازن بنا سکتی ہیں۔ ایسے مواد کے مسلسل استعمال سے نوجوان میں غصہ، عدم برداشت، سطحی سوچ، جلد بازی اور نفرت جیسے رجحانات پیدا ہونا عام بات ہے۔ تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ وہ نوجوان جو روزانہ کئی گھنٹے تک سوشل میڈیا کی غیر منظم اور بے قابو دنیا میں موجود رہتے ہیں، ان میں ذہنی دباؤ، اضطراب، حسد، خود ساختہ موازنہ (comparison complex) اور جذباتی بے چینی بڑھنے لگتی ہے۔ یہی نفسیاتی عدم توازن کردار سازی میں رکاوٹ بنتا ہے۔

اس کے باوجود یہ بات حقیقت ہے کہ میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نوجوانوں کی کردار سازی میں معاون بھی ہیں اور مؤثر بھی بشرطیکہ انہیں مثبت سمت میں استعمال کیا جائے۔ مثبت اسلامی مواد، اخلاقی اصولوں پر مشتمل ویڈیوز، علمی پلیٹ فارمز، آن لائن سیکھنے کے کورسز، سرٹیفکیٹ پروگرام، اور سماجی بہبود کی مہمات نوجوانوں کو اپنی صلاحیتوں کی تعمیر، اخلاقی و قار، سماجی خدمت اور مثبت ترقی کی طرف لے جاتی ہیں۔ والدین اور اساتذہ کا

⁴ Anderson, R. (2019). The Impact of School Environment on Adolescent Character Development. Journal of Educational Psychology, 111(5), 825–839.

کام ہے کہ نوجوانوں کی میڈیا سرگرمیوں کی نگرانی کریں، انہیں معیاری مواد تک رہنمائی دیں، اور یہ شعور پیدا کریں کہ انہیں کیا دیکھنا ہے، کس سے دور رہنا ہے، اور کس چیز کو حقیقت سمجھنا ہے۔

یوں جدید میڈیا نوجوان کے ذہن، سوچ اور کردار کی تعمیر یا بگاڑ دونوں کا طاقتور ذریعہ ہے۔ اگر نوجوان کو تنقیدی سوچ، ذمہ دارانہ آن لائن رویہ، اور مثبت میڈیا انتخاب کی تربیت دی جائے تو یہی میڈیا معاشرتی ہم آہنگی، علم دوستی، برداشت اور باہمی احترام کی مضبوط بنیاد بن سکتا ہے۔ پیوب ریسرچ سینٹر (Pew Research Center, 2021) کے مطابق نوجوانوں کا روزانہ سوشل میڈیا استعمال ان کے سوچنے کے طریقے، جذباتی توازن اور سماجی تعلقات کی نوعیت کو متاثر کرتا ہے، جس سے مثبت اور منفی دونوں اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔⁵

دوستوں اور ہم عمر گروہوں کا اثر: (Peer and Peer Group Influence)

نوجوانی میں ہم عمر دوست اور سماجی گروہ نوجوان کی شخصیت، رویوں اور فیصلہ سازی پر انتہائی اہم اثر رکھتے ہیں۔ نوجوان اپنے دوستوں کے طرز عمل، نظریات اور رویوں سے متاثر ہو کر اپنی شناخت بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثبت گروہ نوجوان میں سماجی ذمہ داری، تعاون، اخلاقی رویے اور قائدانہ صلاحیتوں کو فروغ دیتے ہیں، جبکہ منفی گروہ انہیں غیر ذمہ داری، جارحیت یا تعصب کی طرف مائل کر سکتا ہے۔ اسلام میں بھی دوستوں کے اثر کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے؛ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ

”آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہذا تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔“⁶

تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ نوجوان اکثر دوستوں کے اثر کے تحت فیصلہ کرتے ہیں، جس سے ان کے اخلاقی اور سماجی رویے مضبوط یا کمزور ہو سکتے ہیں۔ کاپلن اور کولبرگ (Kaplan & Kohlberg, 2018) کے مطابق نوجوانوں میں ہم عمر اثرات کردار سازی میں اتنے اہم ہیں کہ ایک معاون گروہ نوجوان کو مثبت عادات اور اخلاقی اصولوں کی طرف راغب کر سکتا ہے، جبکہ منفی گروہ غیر اخلاقی رویوں اور تضاد کا سبب بن سکتا ہے۔⁷

اسلامی روایت کی روشنی میں نفسیاتی و سماجی حقیقت: (Psychological and Social Realities in Light of Islamic

Teachings)

اسلام نوجوان کی نفسیاتی اور سماجی حقیقت کو بخوبی سمجھتا ہے اور اس کے لیے رہنمائی کے واضح اصول فراہم کرتا ہے۔

قرآن مجید نوجوانوں کے رویوں اور تعلقات کی تربیت پر زور دیتا ہے۔ ارشادِ الہی ہے:

"وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا" - یعنی لوگوں سے حسن سلوک کے ساتھ بات کرو۔⁸

یہ اصول نوجوانوں کو یہ سکھاتا ہے کہ تعلقات میں اخلاق، ادب اور رواداری کو اختیار کریں۔ اس سے نوجوان نہ صرف دوسروں کے ساتھ مثبت تعلق قائم کرتے ہیں بلکہ اپنے اندر صبر، تحمل اور شائستگی جیسی خصوصیات بھی پروان چڑھتی ہیں۔

حدیث نبوی ﷺ بھی نوجوان کی دوستوں اور ہم عمر گروہوں سے وابستگی کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

⁵ Pew Research Center. (2021). Social Media Use and Its Effects on Teen Behavior. Washington, DC: Pew Research Center.

⁶ حسن، رواہ احمد و الترمذی و ابوداؤد و البیہقی فی شعب الایمان۔ [مشکوۃ المصابیح/کتاب الآداب/حدیث: 5019]

⁷ 5. Kaplan, D., & Kohlberg, L. (2018). Peer Influence and Moral Development in Adolescents. Journal of Youth and Adolescence, 47(6), 1230–1245.

⁸ (البقرہ 83)

”آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہذا تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔“⁹

یہ حدیث نوجوان کو یہ سبق دیتی ہے کہ ہم عمر دوست نہ صرف اس کی عادات اور رویوں پر اثر انداز ہوتے ہیں بلکہ اس کی نفسیاتی اور سماجی ترقی میں بھی کردار ادا کرتے ہیں۔ مثبت دوست نوجوان میں اچھائی، تعاون اور اخلاقی شعور پیدا کرتے ہیں، جبکہ منفی اثر رکھنے والے دوست غیر ذمہ داری، جھوٹ، یا انتہا پسندی کی طرف مائل کر سکتے ہیں۔

عصر حاضر کے مسلم ماہر نفسیات ڈاکٹر محمد اقبال (Iqbal, 2015) کے مطابق نوجوان کی نفسیاتی نشوونما میں روحانی اور اخلاقی تربیت لازمی ہے۔ نوجوان اگر اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیت پائے تو وہ اپنی شناخت مضبوط کرتا ہے، اپنے جذبات کو قابو میں رکھتا ہے اور سماجی تعلقات میں بھی ہم آہنگی اور تعاون کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اس طرح نوجوان نہ صرف ذاتی ترقی حاصل کرتا ہے بلکہ معاشرے کے لیے بھی مفید اور مثبت کردار ادا کرتا ہے۔¹⁰

اسلامی تعلیمات نوجوانوں کو یہ بھی سکھاتی ہیں کہ کردار سازی صرف علم یا جسمانی تربیت تک محدود نہیں بلکہ اس میں اخلاقی، سماجی، جذباتی اور روحانی توازن بھی شامل ہونا چاہیے۔ نوجوان جب یہ توازن حاصل کر لیتا ہے تو وہ معاشرتی مسائل کا مثبت حل نکالنے، دوسروں کے ساتھ عزت و احترام کے ساتھ پیش آنے اور معاشرے میں خیر و بھلائی کے کام کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ یوں دیکھا جائے تو قرآن، حدیث اور اسلامی نفسیات نوجوان کی تربیت اور کردار سازی کے لیے ایک مکمل رہنما فراہم کرتے ہیں، جو نوجوان کو ذہنی، جذباتی اور سماجی طور پر مضبوط اور متوازن بنانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

(ب): اسلامی اخلاقی تعلیمات کی روشنی میں انسدادِ نفرت (Countering Hatred in the Light of Islamic Moral Teachings)

• نفرت کا بنیادی تصور اور اس کے سماجی اثرات: (Concept of Hatred and Its Social Implications)

نفرت (Hatred) ایک شدید منفی جذبہ ہے جو کسی فرد، گروہ، نظریے یا طبقے کے خلاف اندرونی بیزاری، غصے اور رد عمل سے پیدا ہوتا ہے۔ نفسیاتی اعتبار سے نفرت ایک غیر متوازن جذباتی کیفیت ہے جس میں انسان دوسروں کی غلطیوں کو بڑھا چڑھا کر دیکھتا ہے، اختلاف کو دشمنی سمجھ لیتا ہے، اور رشتوں یا سماجی تعلقات میں نرمی، مکالمہ اور سمجھ بوجھ کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ کئی ماہرین کے مطابق نفرت ایک سیکھا ہوا رویہ (learned behavior) ہے جو ماحول، تعلیم، خاندان اور معاشرتی تجربات سے بتدریج ذہن میں جڑ پکڑتا ہے۔ یہ اچانک پیدا نہیں ہوتی، بلکہ تعصب، منفی تربیت، غلط معلومات اور جذباتی عدم توازن کے نتیجے میں پروان چڑھتی ہے۔

سماجی سطح پر نفرت کے اثرات نہایت گہرے اور تباہ کن ہوتے ہیں۔ جہاں نفرت عام ہو جاتی ہے وہاں افراد کے درمیان اعتماد کمزور پڑ جاتا ہے، اختلاف دشمنی میں بدل جاتا ہے، اور گفتگو الزام تراشی کا روپ اختیار کر لیتی ہے۔ ایسا ماحول نوجوان طبقے کو سب سے زیادہ متاثر کرتا ہے کیونکہ ان کی شخصیت ابھی تشکیل کے عمل سے گزر رہی ہوتی ہے۔ نفرت زدہ ماحول نوجوان کے ذہن میں غیر یقینی، تعصب، عدم برداشت، شکوک اور جارحانہ سوچ کو جنم دیتا ہے، جس سے مثبت کردار سازی متاثر ہوتی ہے۔

قرآن مجید نے ایسی ہی صورت حال کے سماجی نقصانات کو بیان کرتے ہوئے نفرت، تعصب اور دشمنی سے منع کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

⁹ حسن، رواہ احمد و الترمذی و ابوداؤد و النبیہقی فی شعب الایمان۔ [مشکوۃ المصابیح/کتاب الاداب/حدیث: 5019]

¹⁰ Iqbal, M. (2015). Psychological Development and Islamic Education in Adolescents. Journal of Islamic Psychology, 3(2), 45–60.

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلَىٰ اَلَّا تَعْدِلُوْا ۗ اَعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ۝

"اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو، انصاف کرو کہ یہی بات تقویٰ کے زیادہ نزدیک ہے،" ¹¹

یہ آیت اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ دشمنی اور نفرت انسان کو انصاف، اخلاق اور سماجی ہم آہنگی سے دور کر دیتی ہے، اور یہ طرز فکر معاشرے کو بربادی کی طرف لے جاتا ہے۔

سماجی ماہرین بھی اس حقیقت کی تصدیق کرتے ہیں کہ نفرت صرف ایک جذباتی مسئلہ نہیں بلکہ پورے معاشرے کی اجتماعی ساخت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جب کسی معاشرے میں مذہبی، لسانی، سماجی یا سیاسی بنیادوں پر تعصب اور تقسیم پیدا ہو جائے تو نوجوانوں کے اندر جارحیت، بے صبری، اور رد عمل پر مبنی رویے تیزی سے پھیلنے لگتے ہیں۔ ایسے نوجوان نہ تو مثبت سوچ اپناتے ہیں اور نہ ہی تعمیری کردار ادا کر پاتے ہیں۔

مزید یہ کہ نفرت معاشرے میں انصاف اور باہمی احترام کے اصولوں کو کمزور کرتی ہے۔ جب جذبات اصولوں پر غالب آجائیں تو ظلم، بد اعتمادی، اور انتشار بڑھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی اخلاقیات نفرت کے مقابلے میں اخوت، رحم، عدل اور باہمی احترام کو معاشرتی استحکام کی بنیاد قرار دیتی ہیں۔

آخر کار، نفرت بظاہر ایک جذباتی کیفیت ہے، مگر اس کے اثرات فرد کی شخصیت، نوجوانوں کے اخلاقی رویوں، معاشرتی تعلقات اور اجتماعی ترقی تک پھیل جاتے ہیں۔ اس لیے نفرت کا انسداد اور نوجوانوں کی مثبت کردار سازی آج کے دور کی سب سے ضروری سماجی و اخلاقی ذمہ داری ہے۔

• اخلاقی تربیت اور نفرت کے رویوں کی اصلاح: (Moral Training and Correction of Hate-based Behavior)

اخلاقی تربیت انسان کی شخصیت کو سنوارنے اور اس کے رویوں کو متوازن بنانے کا بنیادی ذریعہ ہے۔ خصوصاً نوجوانوں کے اندر موجود جذباتی شدت، حساسیت اور رد عمل کی قوتیں اسی وقت مثبت رخ اختیار کرتی ہیں جب انہیں صبر، برداشت، حلم، عفو اور حسن ظن جیسی اخلاقی اقدار سکھائی جائیں۔ اخلاقی تربیت نوجوان کو یہ شعور دیتی ہے کہ اختلاف دشمنی نہیں ہوتا اور غصہ ہر مسئلے کا حل نہیں۔ اسی تربیتی عمل سے وہ دوسروں کو معاف کرنا، اپنے غصے پر قابو رکھنا اور سماجی تعلقات میں نرمی اختیار کرنا سیکھتا ہے، جو نفرت کے رویوں کے خاتمے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں اخلاقی تربیت کو نفرت کے ازالے کا انتہائی مؤثر ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے نوجوانوں کو جذبات پر کنٹرول اور نرمی و حکمت کا درس دیا۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.

پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی لڑنے میں غالب ہو جائے بلکہ اصلی پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پائے بے قابو نہ ہو جائے۔ ¹² یہ حدیث نوجوان کو یہ پیغام دیتی ہے کہ اصل طاقت اور اصل عظمت غصے کے اظہار میں نہیں بلکہ ضبط نفس میں ہے، جو نفرت اور دشمنی کے جذبات کو ختم کرنے کا سب سے مؤثر راستہ ہے۔

نفسیاتی زاویے سے بھی اخلاقی تربیت نفرت کے رویوں کی اصلاح کا بنیادی ذریعہ ہے۔ پاکستانی ماہر نفسیات ڈاکٹر عبدالحمید عابد لکھتے ہیں کہ نوجوانوں میں غصہ، نفرت اور دشمنی کے جذبات زیادہ تر اُس وقت ابھرتے ہیں جب نوجوان کو "جذباتی نظم" (emotional regulation) کی تربیت نہ ملے۔ ان کے مطابق وہ نوجوان جن کی اخلاقی، جذباتی اور روحانی تربیت مضبوط ہو، وہ نہ صرف غصے پر قابو رکھتے ہیں بلکہ دوسروں کے لیے نرم دلی،

¹¹ (المائدہ 8)

¹² صحيح البخاري/كتاب الأدب/حديث: 6114

ہمدردی اور تعاون جیسے مثبت رویے بھی زیادہ اختیار کرتے ہیں۔ ڈاکٹر عابد کے مطابق اخلاقی تربیت نوجوان کے ذہن میں توازن، شعور اور تحمل پیدا کرتی ہے، جو نفرت کے رجحانات کو کم کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔¹³

اس لیے واضح ہے کہ اخلاقی تربیت صرف مذہبی فرض نہیں بلکہ نفسیاتی اور سماجی ضرورت بھی ہے۔ یہی تربیت نوجوانوں کو ضبطِ نفس، عدل، برداشت اور رواداری کی طرف لے جاتی ہے، جو کسی پر امن معاشرے کی مضبوط بنیادیں ہیں۔

• سماجی روابط، حساسیت اور رواداری کی تربیت: (Social Sensitivity and Tolerance Training)

سماجی تربیت نوجوان کو یہ سکھاتی ہے کہ انسان اکیلا نہیں رہ سکتا؛ معاشرہ باہمی احترام، تعاون، سچائی اور اخلاقی اصولوں سے چلتا ہے۔ اگر نوجوان کے اندر حساسیت اور رواداری پیدا ہو جائے تو وہ دوسروں کی رائے، جذبات اور کمزوریوں کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے، جس سے نفرت اور تصادم کی جگہ ہم آہنگی اور محبت کا رجحان پروان چڑھتا ہے۔

اسلامی تربیت کا ایک اہم ستون یہ ہے کہ مسلمان دوسروں کے حقوق کا خیال رکھے، ان کے احساسات کو سمجھے اور ان کے ساتھ وہی سلوک کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے بین الانسانی تعلقات کی بنیاد اسی اصول پر رکھی۔ حدیث نبوی ﷺ ہے:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہ ہو گا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ نہ چاہے جو اپنے نفس کے لیے چاہتا ہے۔¹⁴

یہ حدیث نہ صرف سماجی ہمدردی اور رواداری کی بنیاد ہے بلکہ نفرت اور خود غرضی کے خاتمے کا بھی سب سے مضبوط اصول ہے۔ جب نوجوان اس معیار کے مطابق سوچنے لگتا ہے کہ دوسرے کے جذبات بھی اتنے ہی محترم ہیں جتنے اس کے اپنے ہیں، تو اس کے اندر حسد، بغض، تعصب اور نفرت کے جذبات خود بخود کم ہو جاتے ہیں۔

یوں، سماجی روابط کی درست تربیت، جذباتی حساسیت کا فروغ اور رواداری کی عملی مشق نوجوانوں کی شخصیت سازی، نفرت کے خاتمے اور معاشرتی ہم آہنگی کی بنیاد ہے۔ یہ وہی اصول ہے جسے اسلام نے ابتدا سے معاشرتی ترقی کا ضامن قرار دیا اور جس کے بغیر امن، محبت اور اجتماعی ترقی ممکن نہیں۔

• میڈیا، ڈیجیٹل دنیا اور نفرت انگیزی کے رجحانات: (Media, Digital Influence and Hate Reduction)

آج کا ڈیجیٹل دور اور میڈیا کا غلبہ نے نوجوانوں کے ذہن، رویے اور سماجی تعلقات پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ سوشل میڈیا، فیس بک، یوٹیوب، ٹک ٹاک، وغیرہ کے ذریعے نوجوان نہ صرف دنیا بھر کے خیالات سے جڑتے ہیں بلکہ ان پلیٹ فارمز پر پیش کی جانے والی خبریں، آراء، تصویریں اور ویڈیوز ان کے جذبات اور رائے سازی کو براہ راست متاثر کرتی ہیں۔ ایسی معلومات خواہ وہ حق پر مبنی ہوں یا مغالطہ، یا جھوٹ پر نوجوانوں میں تعصب، غلط فہمی، اشتعال اور نفرت کے بیج بوسکتی ہیں جبکہ اسلام سچائی، احتیاط اور تحقیق کا حکم دیتا ہے۔ فرمایا گیا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا

ترجمہ: "اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو۔"¹⁵

¹³ Abid, A. (2019). Emotional Regulation in Muslim Youth. Journal of Islamic Psychology.

¹⁴ [صحیح البخاری/کتاب الإیمان/حدیث: 13]

¹⁵ الحجرات 6

یہ آیت نوجوانوں کو Fake News، غلط معلومات، اور جذباتی پروپیگنڈا سے بچنے کا اصول فراہم کرتی ہے، جس کا براہ راست تعلق نفرت کے خاتمے سے ہے۔

اگر میڈیا کو بغیر تنقیدی نظر اور محتاط رویے کے استعمال کیا جائے، تو یہ نوجوانوں میں جذباتی عدم استحکام، بے صبری، تعصب، خود پسندی اور معلوماتی انتشار پیدا کر سکتا ہے۔ مگر اگر میڈیا کو ذہانت، تنقیدی سوچ، اخلاقی بصیرت، اور میڈیا لٹریسی (Media Literacy) کے ساتھ استعمال کیا جائے یعنی اطلاعات کی جانچ کی جائے، مختلف نقطہ ہائے نظر سے جائیں، اور اشتعال انگیز یا فرسودہ مواد سے احتراز کیا جائے تو یہی میڈیا ایک مثبت آلہ بن سکتا ہے جو نوجوانوں کو علمی آگہی، سماجی شعور اور بین الثقافتی رویوں کی طرف لے جائے۔

لہذا موجودہ دور کا چیلنج یہ ہے کہ نوجوان اور معاشرہ میڈیا کے استعمال کو نہ صرف عادت بلکہ شعوری انتخاب بنائیں حقائق کی تصدیق کریں، حساس مواد کی پہچان رکھیں، اور کسی بھی خبر یا مواد کو بلا حکمت، بلا تحقیق، یا بلا سوچے قبول نہ کریں۔

• دوستوں اور ماحول کے ذریعے نفرت کے خاتمے کی تربیت: (Influence of Friends and Social Circles)

نوجوان اپنی شخصیت کا بڑا حصہ دوستوں کے ماحول سے سیکھتے ہیں۔ اگر دوست مثبت، باشعور اور اخلاقی ہوں تو نوجوان بھی نرم خو، متوازن اور غیر متعصبانہ بن جاتا ہے۔ اسلام نے اسی لیے دوست کے انتخاب کو اہم ترین مسئلہ قرار دیا ہے۔ حدیث میں ہے:

الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ

آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہذا تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔¹⁶

یہ اصول واضح کرتا ہے کہ مثبت دوست نفرت، حسد اور غصے کے رجحانات کو ختم کرتے ہیں جبکہ منفی دوست ان جذبات کو بڑھا دیتے ہیں۔

• اسلامی روحانی تربیت اور دل کا تزکیہ: (Spiritual Purification and Hatred Reduction)

اسلام نفرت کے خاتمے کے لیے اندرونی اصلاح یعنی تزکیہ نفس پر زور دیتا ہے۔ قرآن کہتا ہے:

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا - "کامیاب وہ ہے جس نے اپنے نفس کو پاک کیا۔"¹⁷

روحانی تربیت نوجوانوں کے ذہن اور دل دونوں کو صاف کرتی ہے۔ نماز، ذکر، قرآن کی تلاوت، اور صبر و شکر جیسے اعمال دل میں سکون، ہمدردی اور برداشت پیدا کرتے ہیں جو نفرت کے جذبات کو اندر سے ختم کرتے ہیں۔

ڈاکٹر مالک بدری، جو اسلامی نفسیات کے مؤسسین میں شمار ہوتے ہیں، اپنی کتاب Contemplation: An Islamic Psychospiritual (Study 2000) میں یہ واضح کرتے ہیں کہ نوجوانوں میں نفرت، غصہ یا منفی رویوں کا تعلق صرف ماحول یا سماجی اثرات سے نہیں ہوتا بلکہ ان جذبات کی جڑیں دل اور روح کی کیفیت میں ہوتی ہیں۔ ان کے مطابق جب نوجوان روحانی تربیت، جیسے نماز، ذکر، تلاوت اور استغفار سے جڑے رہتے ہیں تو ان کے اندر ایک داخلی توازن (Inner Balance) پیدا ہوتا ہے جو جذبات کو نظم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اس روحانی توازن سے نہ صرف غصہ، حسد اور عداوت جیسے منفی جذبات کم ہوتے ہیں بلکہ ہمدردی، معافی، برداشت اور نرم خوئی جیسے مثبت اوصاف نشوونما پاتے ہیں۔ بدری اس بات پر زور دیتے ہیں کہ نفرت کا خاتمہ محض سماجی تعلیم یا بیرونی مشاورت سے ممکن نہیں، بلکہ حقیقی تبدیلی تب آتی ہے جب نوجوان

¹⁶ حسن، رواہ احمد و الترمذی و ابوداؤد و البیہقی فی شعب الایمان۔ [مشکوۃ المصابیح/کتاب الآداب/حدیث: (5019)

¹⁷ الشمس 9

اپنے دل اور روح کو پاک کرنے کے عمل یعنی تزکیہ نفس سے گزرتے ہیں۔ ان کے مطابق روحانی تربیت نوجوان کے ذہنی استحکام، اخلاقی پختگی اور سماجی اعتماد کو مضبوط کرتی ہے، جس سے معاشرے میں محبت، رواداری اور خیر خواہی کے رجحانات بڑھتے ہیں۔¹⁸

نتائج تحقیق: (Research Findings)

- تحقیق سے واضح ہوا کہ نوجوان کی ابتدائی تربیت میں خاندان کی محبت، والدین کا انصاف پسند رویہ، اور والدین کی ہدایت و رہنمائی سب سے اہم ہیں۔ اسی طرح تعلیمی ادارے نصابی و غیر نصابی سرگرمیوں کے ذریعے نوجوانوں میں صبر، تحمل، تعاون، اور اخلاقی شعور پیدا کرتے ہیں، جو نفرت اور تعصب کے رجحانات کو کم کرنے میں مؤثر ہیں۔
- نوجوانی کے نفسیاتی اور جذباتی مراحل میں تربیت اور رہنمائی نہ ہونے کی صورت میں نفرت، تعصب، اور جارحانہ رویے بڑھ جاتے ہیں۔ ماہر نفسیات ڈاکٹر عبد الحمید عابد کے مطابق جذباتی نظم اور اخلاقی تربیت نوجوان کے رویوں میں توازن پیدا کرتی ہے اور غیر ضروری غصے یا تعصب کے جذبات کو کم کرتی ہے۔
- سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نوجوانوں کے خیالات، رویوں اور تعلقات پر نمایاں اثر ڈالتی ہیں۔ میڈیا لٹریسی (Media Literacy) نوجوانوں میں نفرت اور تعصب کے رجحانات کو کم کرنے میں مؤثر ثابت ہو سکتی ہے۔ قرآن کی ہدایت (الحجرات 49:6) بھی ہمیں خبردار کرتی ہے کہ کسی خبر یا معلومات کو بغیر تحقیق قبول نہ کیا جائے، تاکہ نفرت اور غلط فہمی پھیلنے سے بچا جاسکے۔
- اسلامی تعلیمات میں صبر، حلم، حسن ظن، معافی، رواداری اور دوسروں کے لیے وہی پسند کرنا جو اپنے لیے پسند ہے، نوجوانوں کی کردار سازی اور نفرت کے انسداد میں مؤثر ہیں۔ حدیث اور قرآن کے مطابق نوجوان جو ان اصولوں پر عمل کرتے ہیں، وہ معاشرتی ہم آہنگی اور مثبت رویے کے حامل بنتے ہیں، اور معاشرے میں تعصب و اختلافات کے اثرات کم کرتے ہیں۔

¹⁸ Badri, Malik (2000). Contemplation: An Islamic Psychospiritual Study.